السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولوی عزیر مبارک پوری نے ایک مضمون میں اپنی تحقیق بیان کی ہے کہ نمازوں کے بعد آیت الکرسی ، والی حدیث ضعیف ہے اوراس میں ایک راوی جھوٹا ہے۔ مضمون کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ آیت الکرسی جولوگ پڑھتے ہیں ترک کردیں!کیا یہ صحیح ہے؟ نیز کیا محدثین کا اصول کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف پر عمل ہوسکتا ہے، غلط اورناقابلِ تسلیم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو، کہ ہر دور میں محدثین عظام کا طرۂ امتیاز رہا ہے، کہ وہ احادیث کو یوں پرکھتے ہیں، جیسے سُنار کسوٹی پر کھرا اور کھوٹا سونا پرکھتا ہے۔ لہٰذا یہ بات کوئی تعجب کی نہیں، کہ محترم محقق العصر غازی عزیر ( ) نے بھی محدثین کے اصولوں کے مطابق اپنی تحقیق پش کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ یہ انتہائی مستحسن عمل ہے۔

یہ دوسری بات ہے کہ بعض دفعہ تحقیقی میدان میں فہمِ قواعد میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے نتائج مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی کسی محدث نے جان بوجھ کر صحیح حدیث کو نہ تو ضعیف کہا ہے اور نہ فی الواقع ضعیف کو صحیح کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم مصطلح الحدیث بحرِ زخار ہے، جس میں غوطہ زن ہو کر سُچے موتی حاصل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ پھر یہ فریضہ ہر عام وخاص سرانجام نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ کام صرف کبار علماء کا ہے۔ جنھوں نے ساری زندگیاں اس فن میں صرف کردیں۔ جہاں تک زیرِ بحث مسئلہ کا تعلق ہے، سو یہ حدیث بیہقی رحمہ اللہ کی ''شعب الایمان'' میں ہے۔ (۵ ۳۳۰) اور امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوعات میں بیان کیا ہے۔ سند کے اعتبار سے روایت ہذا سخت ضعیف ہے، مگر شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔ شواہد میں ابوامامہ، مغیرہ بن شعبہ، ابن مسعود اور صلصال بن دلہمس کی احادیث معروف ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! القول المقبول ((ص ۴۸۰، ۴۸۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :592

محدث فتویٰ